طور پر نمودار ہوا اور اس کا سہارا لیکر قوم کے حساس نوجوان نے اپنے "غم و غصہ" کو فراموش کرنے کی ایک سعی جمیل کی ۔ ویسے دیکھا جائے تو یہ پہلو بھی اردو ادب میں نیا نہیں بلکہ عمر خیام حافظ اور خسرو کے ہاں اس کے نہایت اعلیٰ نمونے ملتے ہیں لیکن اردو غزل نے بھی اس سلسلے میں انفرادی رنگ پیدا کیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ (یہ رنگ محض اودھ پنچ سے پہلے کی شاعری کا طغرائے امتیاز نہیں بلکہ بعد ازاں بھی اردو غزل کے ساتھ مستقل طور پر ہمکنار نظر آتا ہے /- رندی و شگفتگی کے ان اشعار میں سے بعض کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ ان کے طفیل شاعر نہ صرف قضا کی بے رحم سنجیدگی کو انحطاط پذیر کرلیتا ہے بلکہ اپنے حقیقی غم کا یوں ہنس کھیل کر مقابلہ کرتا ہے کہ ناظر بھی بے اختیار شاعر کے انداز فکر میں بہہ جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں ناظر کی قوت جذبات میں ایک بہجت پیدا ہوتی ہے اور یہ بہجت ہنسی یا تبسم کی شکل میں نمودار ہو جاتی ہے ۔ دیکھیئے :-

برق کو ڈھونڈتے ہو کیا دیکھو !
وہ پڑی میرے آشیان میں ہے (مجروح)

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن
—— غالب

ان کی یہ خوبیٔ اخلاق کہ وعدہ تو کیا
میری یہ شوخیٔ تقدیر کہ ایفا نہ ہوا
—— رسا